الجامع المسند الصحيح المختصر من امور رسول الله ﷺ وسننه وايامه

صحیح بخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث سید الفقہاء والمحدثین

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

قال قال رسول اللہ ﷺ انما الاعمال بالنیات

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

صحیح بخاری

جلد ششم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلام مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ — حضرت العلام مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

نام کتاب	:	صحیح بخاری شریف
مترجم	:	حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ
ناشر	:	مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
سن اشاعت	:	۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
قیمت	:	

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

۲۔ مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوری تالاب، وارانسی

۳۔ مکتبہ نوائے اسلام، ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔ مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔ حدیث پبلیکیشن، چار مینار مسجد روڈ، بنگلور۔ ۵۶۰۰۵۱

۶۔ مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئو ناتھ بھنجن، یوپی

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ﴿وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ﴾ قَالَ: وَرَثَةً ﴿وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرُ الأَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ﴾ نُسِخَتْ ثُمَّ قَالَ: ﴿وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ مِنَ النَّصْرِ وَالرِّفَادَةِ وَالنَّصِيحَةِ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ وَيُوصِي لَهُ سَمِعَ أَبُو أُسَامَةَ إِدْرِيسَ وَسَمِعَ إِدْرِيسُ طَلْحَةَ. [راجع: ٢٢٩٢]

ابواسامہ نے بیان کیا' ان سے ادریس نے' ان سے طلحہ بن مصرف نے' ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (آیت میں) "لکل جعلنا موالی" سے مراد وارث ہیں اور والذین عاقدت ایمانکم کی تفسیر یہ ہے کہ شروع میں جب مہاجرین مدینہ آئے تو قرابت داروں کے علاوہ انصار کے وارث مہاجرین بھی ہوتے تھے۔ اس بھائی چارہ کی وجہ سے جو نبی کریم ﷺ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان کرایا تھا' پھر جب یہ آیت نازل ہوئی کہ لکل جعلنا موالی تو پہلا طریقہ منسوخ ہو گیا۔ پھر بیان کیا کہ والذین عاقدت ایمانکم سے وہ لوگ مراد ہیں' جن سے دوستی اور مدد اور خیر خواہی کی قسم کھا کر عہد کیا جائے۔ لیکن اب ان کے لیے میراث کا حکم منسوخ ہو گیا۔ مگر وصیت کا حکم رہ گیا۔ اس اسناد میں ابواسامہ نے ادریس سے اور ادریس نے طلحہ بن مصرف سے سنا ہے۔

تشریح مہاجرین جب مدینہ آئے تو انصار نے ان کو منہ بولا بھائی بنا لیا تھا۔ یہاں تک کہ ان کو اپنے ترکہ میں حصہ دار بنا لیا' بعد میں بتلایا گیا کہ ترکہ کے وارث صرف اولاد اور متعلقین ہی ہو سکتے ہیں۔ ہاں تہائی مال کی وصیت کرنے کا حق دیا گیا۔ اگر مرنے والا چاہے تو یہ وصیت اپنے منہ بولے بھائیوں کے لیے بھی کر سکتا ہے۔

٨- باب قوله ﴿إِنَّ اللهَ لاَ يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ﴾ يَعْنِي زِنَةَ ذَرَّةٍ

باب آیت ﴿ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ﴾ الخ کی تفسیر

یعنی "بیشک اللہ ایک ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرے گا' مثقال ذرۃ سے ذرہ برابر مراد ہے۔

٤٥٨١- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أُنَاسًا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نَعَمْ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ ضَوْءٌ

(۴۵۸۱) مجھ سے محمد بن عبدالعزیز نے بیان کیا' کہا ہم سے ابو عمر حفص بن میسرہ نے بیان کیا' ان سے زید بن اسلم نے' ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں آپؐ سے پوچھا یارسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں' کیا سورج کو دوپہر کے وقت دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری ہوتی ہے' جبکہ اس پر بادل بھی نہ ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا اور کیا چودھویں رات کے چاند کو

لَيسَ فِيهَا سَحَابٌ؟)) قَالُوا: لاَ. قَالَ:
((وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ
ضوءِ لَيس فيها سحابٌ؟)) قَالُوا: لاَ. قَالَ
النبيُّ ﷺ: ((مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللهِ عزَّ
وجلَّ يَوْمَ الْقِيامة إِلاَّ كَما تُضَارُّونَ فِي
رُؤْيَةِ أَحدِهِما إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيامَةِ أَذَّنَ
مُؤَذِّنٌ تتبعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ، فَلاَ
يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ مِنَ الأَصْنَامِ
والأنْصاب إِلاَّ يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ، حَتَّى
إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلاَّ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ بَرٌّ أَوْ
فاجرٌ وَغُبَّرَاتُ أَهْلِ الْكِتَابِ فَيُدْعَى
الْيَهُودُ فَيُقَالُ لَهُمْ: مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟
قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللهِ، فَيُقَالُ لَهُم
كذَبْتُمْ، ما اتَّخذ اللهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلاَ وَلَدٍ
فَمَاذَا تَبْغُونَ؟ فَقَالُوا : عَطِشْنَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا
فَيُشَارُ أَلاَ تَرِدُونَ فَيُحْشَرُونَ إِلَى النَّارِ
كَأَنَّهَا سَرَابٌ، يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا
فَيتساقطُونَ فِي النَّارِ ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارَى
فَيُقَالُ لَهُمْ: مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا: كُنَّا
نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللهِ فَيُقَالُ لَهُمْ : كَذَبْتُمْ
مَا اتَّخَذَ اللهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلاَ وَلَدٍ فَيُقَالُ
لَهُمْ: مَاذَا تَبْغُونَ؟ فَكَذَلِكَ مِثْلَ الأَوَّلِ
حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلاَّ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ
مِنْ بَرٍّ أَوْ فاجر أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فِي
أَدْنَى صُورَةٍ مِن الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا، فَيُقَالُ
: ماذا تنتظِرُونَ؟ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ ما كَانَتْ
تَعْبُدُ، قَالُوا: فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا عَلَى

دیکھنے میں تمہیں کچھ دشواری پیش آتی ہے' جبکہ اس پر بادل نہ ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ بس اسی طرح تم بلا کسی دقت اور رکاوٹ کے اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے۔ قیامت کے دن ایک منادی ندا کرے گا کہ ہر امت اپنے جھوٹے معبودوں کے ساتھ حاضر ہو جائے۔ اس وقت اللہ کے سوا جتنے بھی بتوں اور پتھروں کی پوجا ہوتی تھی' سب کو جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ پھر جب وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جو صرف اللہ کی پوجا کیا کرتے تھے' خواہ نیک ہوں یا گنہگار اور اہل کتاب کے کچھ لوگ' تو پہلے یہود کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ تم (اللہ کے سوا) کس کی پوجا کرتے تھے؟ وہ عرض کریں گے کہ عزیر ابن اللہ کی' اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا لیکن تم جھوٹے تھے' اللہ نے نہ کسی کو اپنی بیوی بنایا اور نہ بیٹا' اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے' ہمارے رب! ہم پیاسے ہیں' ہمیں پانی پلا دے۔ انہیں اشارہ کیا جائے گا کہ کیا ادھر نہیں چلتے۔ چنانچہ سب کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ وہاں چمکتی ریت پانی کی طرح نظر آئے گی۔ بعض بعض کے ٹکڑے کئے دے رہی ہو گی۔ پھر سب کو آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر نصاریٰ کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم مسیح ابن اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ ان سے بھی کہا جائے گا کہ تم جھوٹے تھے۔ اللہ نے کسی کو بیوی اور بیٹا نہیں بنایا' پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا چاہتے ہو؟ اور ان کے ساتھ یہودیوں کی طرح برتاؤ کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب ان لوگوں کے سوا اور کوئی باقی نہ رہے گا جو صرف اللہ کی عبادت کرتے تھے' خواہ وہ نیک ہوں یا گنہگار' تو ان کے پاس ان کا رب ایک صورت میں جلوہ گر ہو گا' جو پہلی صورت سے جس کو وہ دیکھ چکے ہوں گے' ملتی جلتی ہو گی (یہ وہ صورت نہ ہو گی) اب ان سے کہا جائے گا۔ اب تمہیں کس کا انتظار ہے؟ ہر امت اپنے معبودوں کو ساتھ لے کر جا چکی' وہ جواب دیں گے کہ ہم دنیا میں جب لوگوں سے (جنہوں نے کفر کیا تھا) جدا ہوئے تو ہم ان میں سب سے زیادہ محتاج

افْقَرِ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ، لَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ رَبَّنَا الَّذِي كُنَّا نَعْبُدُ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ لاَ نُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا)) مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاثًا.

[راجع: ٢٢]

تھے' پھر بھی ہم نے ان کا ساتھ نہیں دیا اور اب ہمیں اپنے سچے رب کا انتظار ہے جس کی ہم دنیا میں عبادت کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہارا رب میں ہی ہوں۔ اس پر تمام مسلمان بول اٹھیں گے کہ ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے' دو یا تین مرتبہ یوں کہیں گے ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے والے نہیں ہیں۔

تشریح اس حدیث سے پروردگار کے لیے صورت ثابت ہوئی۔ اگر صورت نہ ہو پھر اس کا دیدار کیوں کر ہو گا۔ صورت کی حقیقت خود اللہ ہی کو معلوم ہے۔ اہلحدیث صفات باری کی تاویل نہیں کرتے۔ سلف صالح کا یہی طریقہ رہا ہے۔ مسلم کی روایت میں یوں ہے۔ مسلمان پہلے اپنے پروردگار کو نہ پہچان سکیں گے' کیونکہ وہ دوسری صورت میں جلوہ گر ہو گا اور جب وہ فرمائے گا کہ میں تمہارا پروردگار ہوں تو مسلمان کہیں گے ہم تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں پھر پروردگار اپنی پہلی صورت میں ظاہر ہو گا جس صورت میں مسلمان اس کو دیکھ چکے ہوں گے۔ اس وقت سب مسلمان سجدے میں گر پڑیں گے اور کہیں گے تو بیشک ہمارا پروردگار ہے۔

٩- باب قوله

﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلاَءِ شَهِيدًا﴾ الْمُخْتَالُ: وَالْخَتَّالُ وَاحِدٌ. نَطْمِسَ وُجُوهًا نُسَوِّيهَا حَتَّى تَعُودَ كَأَقْفَائِهِمْ طَمَسَ الْكِتَابَ مَحَاهُ، سَعِيرًا : وُقُودًا.

باب آیت ﴿فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید﴾

کی تفسیر یعنی "سو اس وقت کیا حال ہو گا جب ہم ہر امت سے ایک ایک گواہ حاضر کریں گے اور ان لوگوں پر تجھ کو بطور گواہ پیش کریں گے۔" المختال اور ختال کا معنی ایک ہے یعنی غرور کرنے اور اکڑنے والا' نطمس وجوھھم کا مطلب یہ ہے کہ ہم ان کے چہروں کو میٹ کر گدھے کی طرح سپاٹ کر دیں گے۔ یہ طمس الکتاب سے نکلا ہے یعنی لکھا ہوا میٹ دیا۔ لفظ سعیرا بمعنی ایندھن کے ہے۔

٤٥٨٢- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: يَحْيَى بَعْضُ الْحَدِيثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ : قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ ((اقْرَأْ عَلَيَّ)) قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ: ((فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي)) فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى بَلَغْتُ ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلاَءِ شَهِيدًا﴾ قَالَ: ((أَمْسِكْ)) فَإِذَا عَيْنَاهُ

(۴۵۸۲) ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا' کہا ہم کو یحییٰ بن سعید قطان نے خبر دی' انہیں سفیان ثوری نے' انہیں سلیمان نے' انہیں ابراہیم نے' انہیں عبیدہ نے اور انہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے' یحییٰ نے بیان کیا کہ حدیث کا کچھ حصہ عمرو بن مرہ سے ہے (بواسطہ ابراہیم) کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا' مجھے قرآن پڑھ کے سناؤ۔ میں نے عرض کیا' حضور ﷺ کو میں پڑھ کے سناؤں؟ وہ تو آپ پر ہی نازل ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں دوسرے سے سننا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میں نے آپ کو سورۂ نساء سنانی شروع کی' جب میں فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا پر پہنچا تو آپ نے